۵۔ سماجی اور مذہبی بیداری

انگریزی تعلیم کی توسیع کے ساتھ نئے نظریات، نئے خیالات اور نئے فلسفوں کی توسیع ہوئی۔ بھارتیوں کو مغربی خیالات اور تہذیب کا علم ہوا جس کی وجہ سے بھارتی سماج میں سماجی، مذہبی، معاشی اور تہذیبی جیسے تمام شعبوں میں تبدیلیاں رونما ہوئیں۔

تعلیم یافتہ افراد کو اس بات کا احساس ہونے لگا کہ بھارتی سماج کا پچھڑا پن، توہم پرستی، غلط رسم و رواج سے لگاؤ، ذات پات، اونچ نیچ کے گمراہ کن خیالات، بیداری اور تجزیاتی میلان کے فقدان کی وجہ سے ہے۔ ملک کو ترقی کی راہ پر گامزن کرنے کے لیے سماج میں موجود غلط رسومات کا سد باب کر کے انسانیت، مساوات اور بھائی چارہ جیسے اقدار پر مشتمل نئے سماج کی تشکیل کی ضرورت تھی۔ بھارتی سماج کے مختلف مسائل دور کرنے کے لیے تعلیم یافتہ فلسفیوں نے اپنے قلم سے بیداری لانے کا کام شروع کیا۔ اس دور میں بھارت میں شروع ہونے والے اس نظریاتی انقلاب کو 'قومی بیداری' کہا جاتا ہے۔

مذہبی اور سماجی اصلاحات کا دور

برہموسماج : راجا رام موہن رائے نے ۱۸۲۸ء میں بنگال میں برہموسماج کی بنیاد ڈالی۔ انھوں نے کئی زبانوں اور مذاہب کا مطالعہ کیا تھا جس کی وجہ سے وہ وحدت الوجود کے قائل ہوگئے۔ وحدانیت، اونچ نیچ کا بھید بھاؤ نہ کرنا، رسومِ عبادات کی مخالفت، عبادت کا طریقہ وغیرہ برہموسماج کی قدریں تھیں۔ راجا رام موہن رائے نے رسم ستی اور بچپن کی شادی کے طریقوں کی مخالفت کی۔ بیواؤں کی شادی اور عورتوں کی تعلیم (تعلیم نسواں) کی حمایت کی۔ انھوں نے کولکاتا میں ہندو کالج کی بنیاد رکھی۔ 'سنواد کومؤدی' نامی اخبار کے ذریعے عوامی بیداری کا کام کیا۔

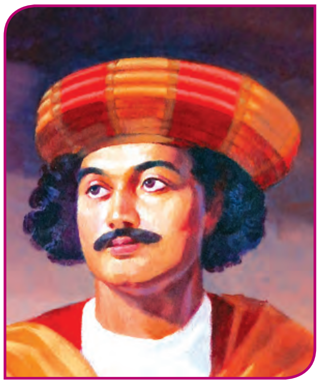

راجا رام موہن رائے

پرارتھنا سماج : دادوبا پانڈورنگ ترکھڑکر نے ۱۸۴۸ء میں ممبئی میں 'پرم ہنس سبھا' کی بنیاد رکھی۔ آگے چل کر پرم ہنس سبھا تحلیل ہوگئی اور اسی کے چند اراکین نے پرارتھنا سماج کی بنیاد رکھی۔ دادوبا کے بھائی ڈاکٹر آتما رام پانڈورنگ 'پرارتھنا سماج' کے اوّلین صدر تھے۔ ممبئی یونیورسٹی کے نوجوان گریجویٹس کی شمولیت کی وجہ سے اس تنظیم کی اہمیت بڑھ گئی۔

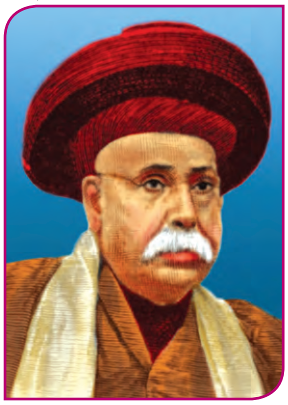

دادوبا پانڈورنگ ترکھڑکر

نیائے مورتی مہادیو گووند راناڈے، ڈاکٹر آر جی بھنڈارکر نے پرارتھنا سماج کا کام آگے بڑھایا۔ مورتی پوجا کی مخالفت، وحدانیت اور رسوم پرستی کی مخالفت پرارتھنا سماج کے اُصول تھے اور ذکر و عبادت پر اس کا زور تھا۔ پرارتھنا سماج نے سماجی فلاح کے لیے یتیم خانے، تعلیمی ادارے برائے نسواں، مزدوروں کے لیے شبینہ مدارس اور دلتوں کے لیے تنظیمیں شروع کیں۔ پرارتھنا سماج کے رکن مہرشی وِٹھل رام جی شندے نے 'ڈِپریسڈ کلاسیس مشن' قائم کر کے اس کے ذریعے سماجی مسائل حل کرنے کی کوشش کی۔

ستیہ شودھک سماج : مہاتما جوتی راؤ پھلے نے ۱۸۷۳ء میں ستیہ شودھک سماج کی بنیاد رکھی۔ مساوات کی قدروں پر مشتمل سماج کی تعمیر کے لیے ستیہ شودھک سماج نے کام کیے۔ انھوں نے چھوت چھات کی مخالفت کی۔ بہوجن سماج کی تعلیم اور عورتوں کی تعلیم کو بڑھاوا دیا۔ جوتی راؤ پھلے نے 'غلام گیری'، 'برہمنا چے کسب'، 'شیتکریاچے آسوڈ'، 'سار وجنک ستیہ دھرم' جیسی کتابوں کے ذریعے سماجی بیداری لائی۔ مرد و زن اور انسانوں میں تفریق

مہاتما جوتی راؤ پھلے

پیدا کرنے والے رسم و رواج پر انھوں نے سخت تنقید کی۔

آریہ سماج : سوامی دیانند سرسوتی نے ۱۸۷۵ء میں آریہ سماج کی بنیاد رکھی۔ انھوں نے 'ستیارتھ پرکاش' نامی کتاب لکھی جو ویدوں کی نصیحتوں پر مشتمل ہے۔ ان کا کہنا تھا کہ قدیم ویدک مذہب ہی سچا مذہب ہے جس میں ذات پات کو جگہ نہ تھی اور مرد و زن مساوی تھے۔ 'ویدوں کی طرف پلٹو' آریہ سماج کا نعرہ تھا۔ آریہ سماج نے ملک بھر میں اپنی شاخیں قائم کیں اور اسی کے توسط سے جگہ جگہ تعلیمی ادارے قائم کیے۔

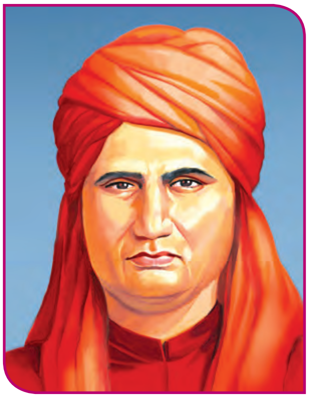

سوامی دیانند سرسوتی

رام کرشن مشن : رام کرشن پرم ہنس کے شاگرد سوامی وویکانند نے ۱۸۹۷ء میں رام کرشن مشن کی بنیاد رکھی۔ رام کرشن مشن نے عوامی خدمات انجام دیں۔ قحط زدہ لوگوں کی مدد، مریضوں اور مفلوک الحال لوگوں کی طبّی امداد، تعلیمِ نسواں اور روحانی ارتقا جیسے شعبوں میں اس مشن نے کام کیے اور آج بھی کررہا ہے۔ سوامی وویکانند ایک بہترین مقرّر تھے۔ ۱۸۹۳ء میں امریکہ کے شکاگو میں تمام مذاہب کے اجلاس میں انھوں نے ہندو مذہب کی نمائندگی کی۔ بھارت کی نوجوان نسل کے لیے انھوں نے 'اُٹھو، بیدار ہوجاؤ اور اپنے مقصد کے حصول تک

سوامی وویکانند

رُکو نہیں' جیسا پیغام دیا۔

سکھ سماج میں اصلاحات : سکھوں میں اصلاحات کے لیے امرتسر میں 'سنگھ سبھا' قائم کی گئی۔ اس تنظیم نے سکھ سماج میں تعلیمی توسیع اور جدیدیت پیدا کی۔ 'اکالی تحریک' نے سکھ سماج میں اصلاحات کی روایت برقرار رکھی۔

خواتین سے متعلق اصلاحات : جب بھارت میں انگریز حکومت کی توسیع ہوئی اس وقت بھارت میں عورتوں کے حالات ابتر تھے۔ انھیں تعلیم حاصل کرنے کا حق نہیں تھا۔ ان کے ساتھ مساویانہ سلوک نہیں کیا جاتا تھا۔ سماج میں بچپن کی شادی، جہیز، ستی کی رسمیں، چندیا کا منڈا دینا (منڈن)، بیواؤں کی شادی کی مخالفت جیسی رسومات عام تھیں۔ اس وقت کے گورنر لارڈ بینٹیک کو ستی کی رسم کو بند کرنے کا قانون بنانے میں راجا رام موہن رائے جیسے سماجی مصلح نے مدد کی۔ گوپال ہری دیشمکھ عرف لوک ہت وادی نے اخبارات کے ذریعے مساواتِ مرد و زن کو بڑھاوا دیا۔

گوپال ہری دیشمکھ

۱۸۴۸ء میں مہاتما پھلے نے پونہ کے بھڑے واڑا میں لڑکیوں کا پہلا اسکول شروع کیا جس میں ان کی بیوی ساوتری بائی نے ساتھ دیا۔ سماج کے تنگ نظر افراد کے ذریعے کی گئی تنقید کے باوجود ساوتری بائی نے تعلیمی کام جاری رکھا۔ مہاتما پھلے نے لڑکیوں کے قتل کی روک تھام کا مرکز خود اپنے گھر میں قائم کیا۔

ساوتری بائی پھلے

منڈن کا طریقہ بند کرانے کے لیے حجاموں کی ہڑتال کروائی۔ بیواؤں کی دوبارہ شادی کی رضامندی کے لیے پنڈت

ایشور چند وِدّیا ساگر، وِشنو شاستری پنڈت اور ویریش لنگم پنتلو نے خصوصی طور پر کوششیں کیں۔ گوپال گنیش آ گرکر نے اپنے ’سدھارک‘ نامی اخبار میں بچپن کی شادی، رضامندی کی عمر کا قانون وغیرہ پر اپنے خیالات کا واضح اظہار کیا۔ مہرشی وِٹھل رام جی شندے نے ممبئی میں دیوداسی کی رسم کے خلاف اِجلاس کیا۔ تارابائی شندے نے ’استری پرش تلنا‘ کتاب کے ذریعے انتہائی سخت زبان میں عورتوں کے حقوق کی تائید کی۔ مہرشی دھونڈو کیشو کروے نے پونہ میں ’اناتھ بالیکاشرم‘ کی ابتدا کی۔ بیواؤں، مطلقہ کے ساتھ ساتھ تمام عورتوں کا تعلیم کے ذریعے خود کفیل ہونا ان کا مقصد تھا۔ انھی کی کوششوں سے بیسویں صدی میں بھارت کی پہلی یونیورسٹی برائے خواتین کا قیام ممکن ہوا۔ پنڈتا رما بائی نے ’شارداسدن‘ نامی ادارے کی بنیاد ڈال کر معذور لڑکے لڑکیوں اور عورتوں کی پرورش کی ذمہ داری سنبھالی۔ رما بائی راناڈے نے ’سیوا سدن‘ نامی ادارے کے توسط سے عورتوں کے لیے نرسنگ کا نصاب شروع کیا۔ انھوں نے عورتوں کے حق رائے دہی کے لیے حکومت سے درخواست کی۔ ڈاکٹر بابا صاحب امبیڈکر نے اپنی تحریروں کے ذریعے عورتوں پر ہونے والے مظالم کی مخالفت کی۔ مہاتما گاندھی نے عورتوں کی تعلیم کو بڑھاوا دیا۔ جنگِ آزادی کی جدوجہد میں عورتوں کا اہم حصہ رہا ہے۔

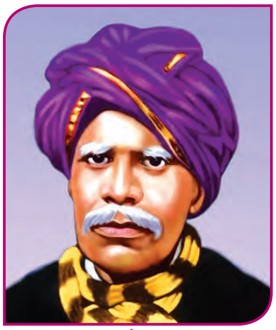

ویریش لنگم پنتلو

مہرشی دھونڈو کیشو کروے

عورتوں میں اصلاحی تحریکوں کی وجہ سے سماج کی غیر منصفانہ روایات کو ختم کرنے میں تعاون حاصل ہوا۔ عورتوں کو اپنے مسائل بیان کرنے کے لیے زبان ملی۔ خواتین اپنے خیالات تحریروں کے ذریعے پیش کرنے لگیں۔ تعلیم کی وجہ سے زندگی کے تمام شعبوں میں قابلیتوں اور صلاحیتوں میں اضافہ ہونے لگا۔

غور کیجیے۔

* سماجی مصلح اگر عورتوں کی تعلیم کا آغاز نہ کرتے تو؟
* دورِ حاضر میں تعلیم کی وجہ سے عورتوں کی زندگیوں میں کون سی تبدیلیاں رونما ہوئیں؟
* کیا آپ کو لگتا ہے کہ آج بھی تعلیم نسواں کی کوششیں ہونی چاہئیں؟ اگر ہاں تو کس قسم کی کوششیں کی جائیں؟

مسلم معاشرے میں اصلاحی تحریک : عبداللطیف نے مسلم معاشرے میں تعلیمی بیداری کا آغاز کیا۔ انھوں نے بنگال میں ’دی محمڈن لٹریری سوسائٹی‘ نامی ادارے کی بنیاد رکھی۔

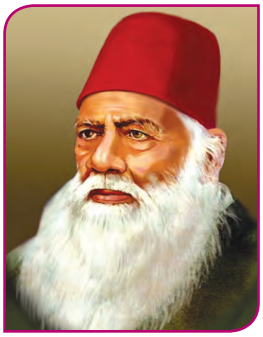

سرسیّد احمد خاں

سرسیّد احمد خاں نے ’محمڈن اینگلو اورینٹل کالج‘ قائم کیا۔ آگے چل کر یہی کالج علی گڑھ مسلم یونیورسٹی میں تبدیل ہوا۔ انھوں نے یورپی علوم اور ٹکنالوجی کو بڑھاوا دیا۔ ان کا خیال تھا کہ جب تک مسلمان مغربی علوم اور سائنس کو نہیں اپنائیں گے ان کی ترقی نہیں ہوسکتی۔

ہندو سماج میں تحریکیں : ہندو سماج کو احترام کا مقام دلانے کے لیے ۱۹۱۵ء میں ’ہندو مہا سبھا‘ نامی تنظیم قائم کی گئی۔ پنڈت مدن موہن مالویا نے ’بنارس ہندو یونیورسٹی‘ کی داغ بیل ڈالی۔ ڈاکٹر کیشو بلی رام ہیڈگیوار نے ۱۹۲۵ء میں ’راشٹریہ سویم سیوک سنگھ‘ نامی تنظیم ناگپور میں قائم کی۔ ہندو دھرم کو ماننے والے منظّم اور بااخلاق نوجوانوں کی تنظیم بنانا ان کا مقصد تھا۔ سواتنتر ویر ساورکر نے رتناگری میں ہندو مذہب کی تمام ذاتوں کو آزادانہ داخلہ دینے

ڈاکٹر کیشو بلی رام ہیڈگیوار

کیا آپ جانتے ہیں؟

دیگر شعبوں میں بیداری کا ارتقا : اصلاحی تحریکوں کی طرح بیداری کے عہد میں ادب، فن اور سائنس جیسے شعبوں میں ہونے والی ترقی اہم تھی۔ ادب کے شعبے میں گرودیو رابندر ناتھ ٹیگور اور سائنس کے شعبے میں سی وی رمن کو نوبیل انعام حاصل ہوا۔ اس سے ہم بھارت کی ترقی کا اندازہ لگا سکتے ہیں۔ اس قسم کی ترقی کی وجہ سے جدید بھارت کی تشکیل ہوئی۔ قصے کہانیوں سے آزادی کی تحریک ملنے لگی۔ سماجی اصلاح کے خیالات منظر عام پر آنے لگے۔

اس دور میں خواتین نے بھی لکھنا شروع کیا۔ نئے اخبارات اور رسائل سماجی اصلاح اور سیاسی بیداری کا ذریعہ بنے۔

شعبۂ فن میں بھی اسی دور میں ترقی ہوئی۔ موسیقی عوام میں بے حد مقبول ہونے لگی۔ بھارتی طرز اور مغربی آلات کے میل سے فنِ موسیقی کی نئی اقسام وجود میں آئیں۔

سائنس سے متعلق کئی کتابیں لکھی جانے لگیں۔ بھارت کی ترقی کے لیے تجربے پر مبنی اور سائنسی نظریے کی اہمیت لوگوں کو سمجھ میں آنے لگی۔

والے پتیت پاوَن مندر کی تعمیر کی اور سب کے ساتھ مل کر کھانا کھانے کا پروگرام منعقد کیا۔

جدید بھارت کی تاریخ میں بیداری کا کام اہم کارنامہ ہے۔ آزادی، مساوات اور حب الوطنی کے تصورات سے سرشار سماجی مصلحین نے سیاسی میدان میں قومی تحریکیں شروع کیں۔ اس کا مطالعہ ہم اگلے سبق میں کریں گے۔

مشق

(۱) صحیح متبادل کا انتخاب کر کے بیانات کو دوبارہ لکھیے۔

(سر سیّد احمد خاں، سوامی وویکانند، مہرشی وِٹھل رام جی شندے)

۱۔ رام کرشن مشن کی بنیاد ....نے رکھی۔

۲۔ محمڈن اینگلو اورینٹل کالج کی بنیاد.................نے رکھی۔

۳۔ ڈِپریسڈ کلاسیس مشن کی بنیاد.................نے رکھی۔

(۲) درج ذیل جدول مکمل کیجیے۔

سماجی مصلحین کے نام	تنظیم	اخبار/کتاب	تنظیم کے کام
راجا رام موہن رائے	....	سنواد کومؤدی	....
....	آریہ سماج	....	....
مہاتما پھلے	....	غلام گیری	....

(۳) درج ذیل بیانات وجوہات کے ساتھ واضح کیجیے۔

۱۔ بھارت میں سماجی و مذہبی بیداری کی تحریکیں شروع ہوئیں۔

۲۔ مہاتما پھلے نے حجاموں کی ہڑتال کروائی۔

(۴) نوٹ لکھیے۔

۱۔ رام کرشن مشن

۲۔ ساوتری بائی پھلے کی عورتوں سے متعلق اصلاحات

سرگرمی

۱۔ تعلیمِ نسواں کے عنوان پر اپنے اسکول میں مضمون نویسی کا مقابلہ منعقد کیجیے۔

۲۔ سماجی مصلحین کی تصاویر کا ذخیرہ کیجیے۔

A31QB4